حرکتِ سیارگان
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
(سابق) چیئرمین شعبہ ارضیات و ڈین فیکلٹی آف سائنس، کراچی یونیورسٹی
ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

از

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

(سابق) چیئرمین، شعبہ ارضیات و ڈین کلیہ سائنس، کراچی یونی ورسٹی

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

امام احمد رضا کی شخصیت و کارہائے گراں مایہ پر جدید تحقیقات سے آگاہی کے لیے دیکھیے
Youtube@IdaraAalahazrat

نام	....	حرکتِ سیاراگان
از	....	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
سنہ اشاعت	....	۱۴۴۵ھ/ ۲۰۲۳ء
اشاعت	....	اول
طباعت	....	۱۰۰۰
نگرانِ طبع	....	سید محمد خالد سراج قادری
حروف ساز	....	شیخ وامق انصاری، کراچی (+92 300 2393848)
ناشر	....	ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا
ہدیہ	....	60/-

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۲۵۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی۔ ۷۴۴۰۰

فون: 021-32725150، واٹس ایپ: 9205511 303 92+

imamahmadraza@gmail.com

C-50/1، بلاک 1-A، گلستانِ جوہر، کراچی۔ رابطہ: 0322-2175095

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، کراچی

صدر، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی، ممتاز مصنف و محقق پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (سابق چیئر مین شعبہء ارضیات و پیٹرولیم ٹیکنالوجی/ ڈین کلیہ سائنس، کراچی یونی ورسٹی) کے قلم کی یہ شان ہے کہ وہ جب بھی لکھتے ہیں اپنے قاری کو نت نئی معلومات سے بحرہ مند کرتے ہیں...... ان کی پیش نظر تحقیق "حرکتِ سیارگان" میں بھی آپ کو یہ وصف نمایاں نظر آئے گا...... یہ رسالہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء سائنٹیفک تصنیف "فوزمبین دررد حرکت زمین" کے تناظر میں لکھا گیا نادر سائنسی معلومات پر مبنی اپنی نوعیت کا انوکھا رسالہ ہے...... فقیر نے اس کا اول تا آخر مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہر خاص و عام کو اس رسالہ کا مطالعہ جہاں قانونِ قدرت کے حیرت کدہ میں محو و گم کر دے گا، وہیں اس کے دل میں تقدیس اولہیت اور امام احمد رضا کے مقام و مرتبہ کے مزید چراغ روشن و تاباں ہونگے۔

پروفیسر موصوف نے یہ رسالہ علامہ مفتی محمد عثمان قادری رضوی کی سرپرستی میں منظر الاسلام فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام راولپنڈی میں منعقد ہونے والی "محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تاجدار بریلی کانفرنس" میں تقسیم کے لیے تحریر فرمایا ہے جسے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی نے شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، اور ادارے کی طرف سے اس کی اشاعت کی عام اجازت ہے جو چاہے من و عن شائع کرسکتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرکتِ سیارگان

(”زمین ساکن ہے“ امام احمد رضا کا مؤقف
آیاتِ قرآنی اور احادیث کی روشنی میں)

ارشادِ ربانی:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (سورہ الحجر:۹)

”بے شک ہم نے اُتارا ہے قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں“

اللہ عزوجل نے صرف قرآن کے الفاظ اور حروف کی ہی نشاندہی نہیں کی کہ ہم اس کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ اس قرآن میں جتنے بھی قوانین بیان ہوئے ہیں چاہے وہ فقہی قوانین ہوں، چاہے وہ انسانی حقوق کے حوالے سے قوانین ہوں، چاہے وہ طلاق اور نکاح سے متعلق قوانین ہوں اور چاہے وہ دیگر تمام علوم سے متعلق قوانین ہوں ان سب کی حفاظت کا اعلان کیا ہے کہ ہمارے قوانین اٹل ہیں اس لیے مسلمانوں کے لیے قرآن کے حوالے سے ایک قانون یہ بنتا ہے کہ قرآن کریم میں بیان کردہ تمام علوم کے تمام قوانین حتمی ہیں اس میں نہ کوئی تبدیلی ممکن ہے اور نہ ہی کوئی اس کے خلاف قانون بنا سکتا ہے۔ مثلاً:

۱) حضرت شیث ابن آدم وحوا جس طرح ماں باپ سے پیدا ہوئے اب

قیامت تک اولادِ مرد اور عورت کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتی رہے گی۔

۲) سمندروں سے ہوا کے زور پر آبی بخارات ہوا میں بلند ہوتے رہیں گے اور یہ آبی بخارات مل کر آسمانوں کے نیچے بادل کی صورت اختیار کریں گے یہ ہی بادل کہیں بارش اور کہیں برف کی صورت میں نیچے برسیں گے۔اب پانی دریاؤں کے ذریعے پھر سمندروں میں چلا جائے گا اور برف باری کے بعد برف پگھلے گی اور دائمی دریا کی صورت میں یہ پانی بھی سمندر میں پہنچ جائے گا۔

۳) چاند پہلی تاریخ کو باریک اور ۱۴۔۱۶ تاریخ کو پورا اور ۲۹ یا ۳۰ تاریخ کو واپس باریک بن جاتا ہے۔

۴) چوپائے سے چوپائے پیدا ہوتے ہیں، مچھلی سے مچھلی اور چیل سے چیل پیدا ہوتے رہیں گے۔تمام درخت زمین سے ہی اُگیں گے۔

۵) نماز کے اوقات پانچ رہیں گے اور رمضان المبارک کے ۲۹ /۳۰ روزے ہوں گے اور زکوٰۃ مال پر ڈھائی فیصد رہے گی اور حج زندگی میں صاحبِ استطاعت پر صرف ایک دفعہ فرض رہے گا۔

قرآن کے معنی:

جس کو بار بار پڑھا جائے اور جس میں ہر قانون کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

سائنس کے معنی:

سائنس انسان کے ذہنی ارتقا سے علم کے نام پر سامنے آئی اور یہ عقل کے ساتھ ساتھ مشاہدات پر انحصار کرتی ہے اس کے تمام قوانین میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اس کے قوانین محفوظ نہیں رہتے اور اس کے تمام قوانین انسانی عقل

کے تابع ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لاکھوں لوگوں کی جدوجہد اور محنت کے بعد قوانین سامنے آتے ہیں اور بہتر سے بہتر قوانین بن جاتے ہیں لیکن ان کو دوام نہیں جب کہ قرآنی قوانین یا نبی پاک ﷺ کے معجزات کی صورت میں قوانین حتمی اور اٹل ہوتے ہیں جو معجزہ 1400 سال قبل ہوا اس نے ایک قانون کی شکل اختیار کر لی اور اب 1400 سال کے بعد کوئی بات معجزہ کے خلاف نہیں ہو سکتی مثلاً نبی پاک ﷺ نے انگلی کے اشارے سے چلتے سورج کو Revers Motion میں لا کر سورج کو عصر کے وقت کر دیا اور پھر اس کی Motion کی سمت میں دوبارہ اس کو اشارے سے نیچے کر دیا۔

سائنسی علوم کے شعبہ جات:

Physical Science, Bilogical Science, Chemical Science, Earth Science, Socilogical Science, Oceanic Science, Managment Science, Phlisifical Science, Space Science, Psychological Science, etc. etc.

آج کے دور میں علوم کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہے، روزانہ ایک نیا Subject یا سائنس کی نئی سمت نئے نام سے منسوب ہو جاتی ہے۔

قرآنی علوم کی تعداد:

قرآنی علوم کی تعداد کا تعین ممکن نہیں مگر ان 6666 آیات میں قیامت تک آنے والے علوم کی نشاندہی کر دی گئی، اہل علم جان لیتے ہیں کہ آنے والے ایام میں وہ علم کس نام سے جانا جائے گا، جو اس زمانے میں قرآنی علوم کی نشاندہی کر دے یا وہ اس علم کی طرف واضح اشارہ کر دے اور وہ دنیا میں 100 یا 50 سال کے بعد جانا

جائے اس عالم کو قرآن کا عالم مانا جاتا ہے جس کا اس فن پر قرآنی مشاہدہ حتمی ہوتا ہے کہ قرآن کا قانون کبھی نہیں بدلتا۔

قرآنی علوم کے علما:

1400 سال میں ایک دو نہیں سیکڑوں ایسے مسلمان سائنسداں گزرے ہیں جن کے پاس دنیاوی علوم کی کوئی کتاب مطالعہ میں نہیں تھی مگر وہ قرآن فہمی سے ایسے ایسے علوم اور قوانین کی نشاندہی کرتے نظر آتے ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے یہ سارے مسلمان سائنسدان صرف ایک کتاب "القرآن" کے حافظ، عالم اور عامل نظر آتے ہیں مثلاً (۱) جابر بن حیان علم کیمیا کا ماہر (۲) حکیم یحیٰ منصور پہلی رسدگاہ کا موجد (۳) محمد بن موسیٰ خوازمی الجبرا کا موجد (۴) احمد بن موسیٰ شاکر Mechanic کا ماہر (۵) اسحاق کندی مسلمانوں کا پہلا فلسفی (٦) ابو بکر محمد رازی علم طب کا امام (۷) فارابی علم نفسیات کا ماہر (۸) ابو علی سینا علم الادویہ کا ماہر (۹) البیرونی پہلا جغرافیہ داں (۱۰) احمد رضا اکثر علوم وفنون کا ماہر۔

قرآن مجید میں علوم وفنون کی نشاندہی:

(۱) مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (سورہ انعام: ۳۸)

"ہم نے اس کتاب (قرآن مجید) میں کچھ (کوئی بھی قانون فطرت) اُٹھا نہ رکھا سب بیان کردیا"

(۲) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (سورہ رعد: ۳)

"بے شک اس (کتاب مبین) میں نشانیاں (قوانین) ہیں دھیان کرنے والوں کو"

(۳) كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ o وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ

اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ (سورہ ھود:٦-٧)

"سب قوانین ایک Perfect بیان کرنے والی کتاب میں ہیں اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو 6 دن میں بنایا اور اس کا عرش (جہاں استوا فرمایا) پانی پر تھا"

حرکتِ سیارگان، قرآن وحدیث کی روشنی میں:

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ (سورہ فاطر:٤١)

"بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں (حرکت نہ کریں) اور وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو ان کو حرکت سے کون روکے اللہ کے سوا"۔

چانداور سورج کی حرکت کا بیان:

١) اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ (سورہ آل عمران:١٩٠)

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے جو کہتے ہیں کوئی چیز اے میرے رب تو نے عبث نہ بنائی"

رات ودن کی تبدیلی اور حرکت چاند وسورج:

(ا) هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۚ (سورہ یونس:٥)

”وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو“۔

(۲) اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى

(سورہ رعد: ۲)

”اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا ہے بے ستونوں کے کہ تم دیکھو پھر عرش پر استوی فرمایا اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے“۔

(۳) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ (سورہ ابراہیم: ۳۳)

”اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے دن رات مسخر کیے“۔

(۴) وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (سورہ انبیاء: ۳۳)

”اور وہ ہی جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند ہر ایک، ایک گھیرے میں پیر رہا ہے“۔

(۵) يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى (سورہ فاطر: ۱۳)

”رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن لاتا ہے رات کے حصے میں اور اس

نے کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک، ایک مقرر معیاد تک چلتا ہے"۔

سورج اور چاند کی اکیلے حرکت کا بیان:

(٦) وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (سورہ یٰس:٣٨)

"اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا"۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (سورہ یٰس:٣٩)

"اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرائی ڈالی"

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (سورہ یٰس:٤٠)

"سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے ہر ایک، ایک گھیرے میں پیر رہا ہے"

(٧) اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (سورہ رحمٰن:٥)

"سورج اور چاند اپنے (بروج منازل میں) حساب سے (سیر کرتے) ہیں"

آپ نے قرآن مجید کے قوانین کو ملاحظہ کیا جس کو خالق شمس وقمر خود بیان کر رہا ہے کہ یہ دونوں اور تمام سیارے وستارے ہم نے مسخر کر دیے اور ہر ایک سیارہ ستارہ چاند سورج سمیت سوائے زمین کے گھوم رہا ہے، چل رہا ہے، پیر رہا ہے، نہ صرف اوپر بیان کردہ آیات بلکہ قرآن مجید کی کسی بھی آیت کریمہ میں زمین کے چلنے

،گھومنے یا پیرنے کا ذکر نہیں، اس لیے مسلمان سائنسدان اپنی تحقیق اس بات سے شروع کرے کہ خالق ارض وسماں نے زمین کو ساکن رکھا ہے اور بقیہ تمام سیارے اپنے محور میں گھوم رہے ہیں، اس بات کو سمجھنے کے لیے امام احمد رضا کی کتاب "فوز مبین در رد حرکت زمین" کا مطالعہ ضروری ہے اور ایک مسلمان سائنسدان کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اپنے خالق ارض وسماں کے قانون کو مدنظر رکھے اور سائنس کی کسی بھی تحقیق کو حرف آخر نہ سمجھے۔ سائنس ہمیشہ سے اپنے بنائے ہوئے قوانین میں تبدیلی کرتی رہی ہے۔ اگر آج وہ 90 فیصد اس پر اتفاق کرتی ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین حرکت کر رہی ہے تو ممکن ہے مزید ترقی کے بعد وہ اس کے خود مخالف ہوجائے اس وقت وہ قرآن کے مطابق ہوگی اور جب سائنس کا قانون قرآن کے قانون سے مطابقت کر جائے تو وہ تبدیل نہیں ہوتا۔

امام احمد رضا ایک ہمہ جہت سائنسدان:

سائنسدان اسے کہتے ہیں جو سائنس کی کسی بھی ایک جہت یا کسی فیلڈ میں مہارت رکھتا ہوں اور اس شعبہ میں اس کا قلمی Contribution بھی ہو۔ سائنس کا کوئی بھی قدم بغیر تحقیق، جستجو اور عملی ثبوت کے تسلیم نہیں کیا جاتا، ہر زمانے میں آنے والے سائنسدان اس علم کو مزید آگے بڑھانے کی جستجو میں مصروف عمل رہتے ہیں یہ علوم وفنون اس زمانے میں چند نہیں بلکہ چند سو سے بھی زیادہ نظر آتے ہیں مثلاً Earth science میں پہلے صرف جغرافیہ اور جیولوجی شامل تھے اب صرف جیولوجی یعنی علم ارضیات میں بھی کم ازکم 50 سے زیادہ Disciplines یا اقسام ہیں۔ ایک ماسٹر آف جیولوجی علم ارضیات کی ان تمام Disciplines کو ان کی اصطلاحات سے ضرور جانتا

ہے مگر وہ بھی ان میں سے کسی ایک یا دو Disciplines میں ماہر ہوسکتا ہے۔

کوئی ایسا بھی ہوگا کہ علم ارضیات کے ساتھ ساتھ علم جغرافیہ بھی اچھی طرح سمجھتا ہوگا اس کے علاوہ وہ کچھ Chemistry اور Physics میں بھی معلومات رکھتا ہوگا لیکن اس ماہر ارضیات کی تحریر بشکل مقالات جغرافیہ یا فزکس یا کیمسٹری میں نہیں ہوں گے۔

امام احمد رضا مسلم اسکالرز میں یا مسلم Thinkers میں یا مسلم سائنسداں میں ایک ایسی منفرد علمی شخصیت ہیں جو ایک طرف علوم اسلامیہ کی تمام اور بقول خود ان کے 54 Disciplines میں علوم اسلامیہ میں وہ کامل دسترس رکھتے تھے جس کی شہادت ان 54 کے 54 علوم میں ان کی تحریر میں فتاویٰ رضویہ اور دیگر کتب میں موجود ہیں اسکے ساتھ ساتھ وہ علوم عقلیہ یا دنیاوی مروجہ علوم میں سے اکثر علوم وفنون میں مہارت رکھتے نظر آتے ہیں اس کے ثبوت کے لیے تین زبانوں فارسی، عربی اور اردو میں 250 سے زیادہ مقالات و کتب اور حواشی ان کے لکھے موجود ہیں جب کہ علوم نقلیہ کے اکثر علوم انھوں نے مطالعہ سے حاصل کیے تھے یعنی کسی اسکول کالج میں کسی استاد سے نہیں پڑھے تھے بلکہ سب کے سب God Giftted تھے یعنی اللہ نے ان کے قلب میں القا کیے تھے اس کو ہی کہا جاتا ہے "ھذا من فضل ربی "

امام احمد رضا کے علوم پر ان کے حافظ کا غلبہ:

امام احمد رضا کو جب بحیثیت عالم، مفتی، محدث، مفسر یا بحیثیت سائنسدان دیکھا جاتا ہے تو وہ ان علوم کی کتابوں کے حافظ نظر آتے ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ وہ کسی موضوع پر بھی لکھ رہے ہوں تو اس موضوع پر قرآنی آیات کے علاوہ احادیث، اصول

احادیث، فقہ، اصول فقیہ، فلسفہ، تاریخ وتفاسیر، کتب شروح کے درجنوں حوالے دیتے نظر آتے ہیں اور 55 سال کی تاریخ میں کسی نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی میز پر کوئی ایک بھی کتاب ہو۔ یہ وصف خاص آپ کو حاصل تھا اور کسی بھی محقق کے لیے یہ وصف اس کے اس قیمتی وقت کو بچا لیتا ہے جس میں بعض وقت وہ ایک ریفرنس کے لیے کئی گھنٹے درجنوں کتابوں کا مطالعہ میں لگا دیتا ہے۔ اس وقت کو انھوں نے اپنی تحقیق میں استعمال کیا جس کے باعث انھوں نے 1000 کے لگ بھگ چھوٹی بڑی تصنیفات قلمبند کیں جو ایک عالمی ریکارڈ ہو سکتا ہے۔

حافظے کے حوالے سے ان کے دو واقعات مختصراً قلمبند کر دیتا ہوں تا کہ شخصیت کی علمیت اور اس کو یاد رکھنے کا راز معلوم ہو سکے۔ کتابوں میں یہ تحریر ہے کہ امام احمد رضا نے قرآن کریم ایک ماہ میں حفظ کیا لیکن راقم نے جب تحقیق سے کام لیا تو اس بات کا اندازہ ہوا کہ آپ کا قوتِ حافظہ کتنا مضبوط تھا کہ صرف روزانہ ایک یا ڈیڑھ پارہ صرف ایک دفعہ سن کر یاد ہو گیا اور مصلیٰ پر جا کر سنا دیا چنانچہ ماہ کے 27 دنوں میں رمضان المبارک کے ماہ میں تراویح کے اندر روازنہ ایک تا ڈیڑھ پارہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ سے بعد افطار سنتے اور نماز عشاء میں تراویح میں جتنا سنا تھا اور حفظ کر لیا تھا اس کو سنا دیتے، اس اعتبار سے راقم کی تحقیق میں بمشکل ۲۷ گھنٹے بنتے ہیں اس کو کرامت کہہ لیجیے۔ راقم اس کو ھذا من فضل ربی سمجھتا ہے۔

اسی طرح ترجمہ قرآن کا واقعہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے اپنا ترجمہ قرآن خود نہیں لکھا تھا بلکہ مغرب تا عشاء مختلف ایام میں مولانا امجد علی کو کبھی دو کبھی ڈیڑھ پارہ کا ترجمہ املا کروا دیتے اور وہ لکھ لیتے۔ جس رجسٹر میں مولانا امجد علی اعظمی نے امام احمد

رضا کا املا کرایا ہوا ترجمہ لکھا تھا، راقم کو اس کی فوٹو کاپی حاصل ہوگئی تھی اس میں جگہ جگہ تاریخ لکھ دی گئی تھی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۲۰ - ۲۵ نشستوں میں امام احمد رضا نے فی البدیہ مولانا امجد علی کو ترجمہ املا کرا دیا تھا اور وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ ترجمہ املا کراتے وقت وہ صرف قرآن کی آیات ایک یا دو رکوع سنتے اور اعلیٰ حضرت اس پورے رکوع کا یا دو رکوع کا ترجمہ املا کروا دیتے، اس دوران کبھی کوئی تفسیر، ترجمہ، لغت، حدیث یا تاریخ کی کتاب سامنے نہ ہوتی، یہ بھی ھذا من فضل ربی کا راز ہے کہ اللہ جس کو جو چاہے عطا کر دے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (سورہ ال عمران: ۷۴)

"اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔

امام احمد رضا نے اللہ کے اس خاص فضل کے صدقے و طفیل اس کے دین کے فروغ کے لیے اپنے قلم کا استعمال کیا اور سیکڑوں کتب اور فتاویٰ لکھنے کے دوران کبھی کسی کتاب سے اس وقت استفادہ نہ کیا کہ ایک دفعہ اس کتاب کا مطالعہ ان کے حفظ کے لیے کافی ہوتا۔ آیئے اس کی ایک مثال آپ کو ان کی کتاب "فوز مبین" اور اس سے متعلق تصانیف کی دیتا ہوں جس میں انھوں نے کتاب کی تصنیف کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اظہار کیا کہ جس موضوع پر یہ تصانیف لکھ رہا ہوں ان علوم کو کب پڑھا تھا اور اب کتنے عرصے کے بعد اس موضوع پر لکھ رہا ہوں۔ یہ واقعہ بھی کرامت سے کم نظر نہیں آتا۔

فوز مبین لکھنے کی وجہ اور طویل عرصہ کے بعد حافظہ کا کمال:

"فقیر (احمد رضا) کا درس (درس نظامیہ کورس کی تکمیل) بحمدہٖ تعالیٰ ۱۳

برس دس ماہ چار دن میں (۱۲۸۶ھ/ ۱۸۷۰ء) ختم ہوا اس کے بعد چند سال تک طلبہ کو پڑھایا۔ فلسفہ جدیدہ سے تو کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ علوم ریاضیہ وہندسہ میں فقیر (احمد رضا) کی تمام تحصیل جمع، تفریق، ضرب وتقسیم کے چار قاعدے تک بہت بچپن میں اس غرض سے سیکھے تھے کہ علم فرائض (تقسیم وراثت) میں کام آئیں گے اور صرف شکل اول تحریر اقلیدس کی وبس۔

جس دن یہ شکل اقلیدس اول حضرت والد ماجد سے پڑھی اور اس کے بعد اس کی تقریر (نکات) والد ماجد کو سنائے، ارشاد فرمایا تم اپنے علوم دینیہ کی طرف متوجہ رہو ان علوم (عقلیہ) کو خود حاصل کرلو گے۔ اللہ عزوجل اپنے مقبول بندوں کے ارشاد میں برکتیں رکھتا ہے۔ حسب ارشاد بعنیہ تعالیٰ فقیر (احمد رضا) نے حساب، جبر ومقابلہ، لوگارثم، علم مربعات، علم مثلث کروی، علم ہیئت قدیمی، علم ہیئت جدیدہ، زیجات اور ارثما طیقی، وغیرہا پر تصنیفات فلاسفہ وتحریرات رائقہ لکھیں اور صدہا (سیکڑوں) قواعد وضوابط (Rules & Formulas) خود ایجاد کیے۔ تحدیثاً بنعمۃ اللہ یہ بحمد اللہ تعالیٰ اس ارشاد (والد ماجد) کی تصدیق تھی کہ ان کو خود حاصل کرلو گے۔

فلسفہ قدیم کی دو چار کتابیں مطابق درس نظامی والد صاحب سے پڑھیں اور چند روز طلبہ کو پڑھائیں مگر الحمد للہ تعالیٰ روز اول سے طبیعت اس کی ضلالتوں (غلط قوانین) سے دور اور اس کی ظلمتوں (Darknees) سے نفور (دور) تھی۔ سرکار ابد قرار بارگاہ عالم پناہ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ

والتحیۃ سے دوخدمتیں (قلمی اعتبار سے) اس خانہ رزاد ہیچکارہ (ناکارہ) کے سپرد ہوئیں افتاء اور ردِوھابیہ۔انھوں نے (ان دوخدمات نے) مشغلہ تدریس بھی چھڑایا اور آج 45 سال سے زائد ہوئے کہ بحمد اللہ تعالیٰ فلسفہ کی طرف رخ نہ کیا نہ اس کی کسی کتاب کوکھول کر دیکھا۔اب اخیر عمر میں سرکار نے اپنے کرم بے پایاں کا صدقہ بندہ عاجز سے یہ خدمت لی کہ دونوں فلسفوں (قدیم وجدید) کا رد کرکے اور ان کی قباحتوں (برائی،نقص وعیب) شناعتوں،حماقتوں،ضلالتوں پر اپنے دینی بھائیوں طلبہ کو اطلاع دے۔

یہ چند اوراق (فوز مبین) کے تو اس کے قلم کے ہیں جس نے ابتدا ہی سے فلسفہ کو سخت مکروہ جانا اور صرف دو چار کتابیں درسی پڑھ کر دوایک بار پڑھا کر چھوڑا تو 45 سال سے زائد ہوئے کہ اس کا نام تک نہ لیا۔لغو وفضول ابحاث کی حاجت نہیں بنگاہ ایمانی اصل مقصد کو دیکھئے اگر حق پائے تو ابن سینا اور اس کے احزاب (جماعت) کی بات زبردستی بنانے کی ضرورت نہیں۔

اس (فوز مبین) کی تقریب (لکھنے کی وجہ) یوں پیش آئی کہ ١٨ صفر المظفر ١٣٣٨ھ کو مولانا مولوی محمد ظفر الدین بہاری نے ایک سوال بھیجا کہ امریکہ کے کسی مہندس (Astronomer) نے دعویٰ کیا ہے کہ 17 دسمبر 1919ء کو اجتماع سیارات کے سبب آفتاب میں اتنا بڑا داغ پڑیگا کہ اس کے باعث زلزلے آئیں گے،طوفان شدید آئے گا،مما لک برباد ہوجائیں گے،غرض قیامت کا نمونہ بتایا تھا،یہ صحیح ہے یا غلط اس کا جواب

چنداوراق میں دے دیا گیا، پھر مندرجہ ذیل 4 طویل رسائل لکھے“۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد:۲۶،ص: ۳۸۴-۳۸۶)

امام احمد رضا نے ایک فلسفہ قدیم کے حوالے سے اور تین فلسفہ جدیدہ کے حوالے سے رسائل اردو میں لکھے۔

۱) معین بین بہر دور شمس وسکون زمین ۱۳۳۸ھ

۲) نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان ۱۳۳۹ھ

۳) فوز مبین در رد حرکت زمین ۱۳۳۸ھ

۴) الکلمۃ الملہمہ فی الحکمۃ المحکمۃ لوھا فلسفہ المشئمۃ (فلسفہ قدیمہ) ۱۳۳۸ھ

رسالہ فوز مبین کا تعارف:

امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے ۱۳۳۸ھ میں یہ رسالہ اردو زبان میں لکھا تھا اس کے عربی خطبہ کا ترجمہ ملاحظہ کریں جس میں آپ نے قرآن مجید سے استدلال کرتے ہوئے زمین کے ساکن ہونے کا اور چاند سورج کی گردش کا ذکر کیا ہے۔ ترجمہ:

”اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس کے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انھیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔

اور اس نے تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور تمہارے لیے دریا مسخر کیے اور تمہارے لیے سورج اور چاند اور مسخر

کیے جو برابر چل رہے ہیں۔

اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگایا ہر ایک، ایک ٹھہرائی ہوئی معیاد کے لیے چلتا ہے، سنتا ہے وہی ہے صاحب عزت بخشنے ولا۔

اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا، پاکی تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ تو نے فرمایا اور تیرا فرمان حق ہے اور سورج چلتا ہے اپنے ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں ہیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرائی ڈالی۔

درود وسلام اور برکت نازل فرما نبوت ورسالت کے چاندوں کے سورج پر جو قرب وبزرگی کی بلندی کی سیڑھیوں کا روشن چمکدار شعلہ ہے۔ بے شک تمہارے لیے رب ہی کی طرف انتہا ہے اور آپ کی آل پر آپ کے اصحاب اور آپ کے بیٹے پر اور حفاظت فرما جب تک سورج طلوع ہوتا رہے اور گزشتہ کل اور آئندہ کل کے درمیان آج رہے۔ آمین"

(فتاویٰ رضویہ، جلد: ۲۷، ص: ۲۴۳)

امام احمد رضا نے خطبہء رسالے کے بعد کتاب فوز مبین کا مختصر تعارف کراتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"الحمدللہ وہ نور کہ کوہِ طور سینا سے آیا اور جبل ساعیر سے چمکا اور فاران مکہ معظّمہ کے پہاڑوں سے فائض الانوار عالم آشکار ہوا۔ شمس وقمر کا چلنا اور زمین کا سکون روشن طور پر لایا آج جس کا خلاف کیا جاتا ہے اور سکھایا جاتا ہے اور مسلمان واقف نادان لڑکوں کے ذہن میں جگہ پاتا ہے اور ان کے ایمان واسلام پر حرف لاتا ہے۔

فلسفہ قدیمہ بھی اس کا قائل نہ تھا (کہ زمین گھوم رہی ہے) اس نے اجمالاً اس پر نا کافی بحث کی جو اس کے اپنے اصول پر مبنی اور اصول مخالفین سے اجنبی تھی۔

فقیر بارگاہ عالم پناہ مصطفوی عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی غفراللہ لہ وحقق املہ کے دل میں ملک الہام نے ڈالا کہ اس بارے میں باذنہٖ تعالیٰ ایک شافی وکافی رسالہ لکھے اور اس میں ہیئات جدیدہ ہی کے اصول پر بنائے کارر کھے کہ اسی کے اقراروں سے اس کا زعم زائل اور حرکت زمین وسکون شمس بداہیۃً باطل ہو۔

یہ رسالہ مسمیٰ بنام تاریخ "فوز مبین درردحرکت زمین" ۱۳۳۸ھ ایک مقدمہ اور چار فصل (Chapter) اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ: مقدمہ میں مقررات ہیئات جدیدہ کا بیان جن سے اس رسالے میں کام لیا جائے گا۔

فصل اول: اس میں جافریت (Repulsion) پر بحث اور اس سے ابطال حرکت زمین (Against Earth Motion) پر ۱۲ دلیلیں (Arguments)

فصل دوم: اس میں جاذبیت (Attraction) پر کلام (Raised qustions) اور اس سے بطلان حرکت زمین پر ۵۰ دلیلیں۔

فصل سوم: اس میں خود حرکت زمین کے ابطال پر اور ۴۳ دلیلیں۔

یہ سب بحمدہٖ تعالیٰ بطلان حرکت زمین پر ۱۰۵ دلیلیں ہوئیں جن میں ۱۵ دلیلیں سابقہ کتابوں کی ہیں جن کی ہم نے اصلاح وتصحیح کی ہے۔ اور پورے ۹۰ دلائل نہایت روشن کاملہ بفضل تعالیٰ خاص ہماری ایجاد ہیں۔

فصل چہارم: اس میں ان شبہات کا رد جو ہیئات جدیدہ اثبات حرکت زمین

میں پیش کرتی ہیں۔

خاتمہ: اس کے آخر میں کتاب الٰہیہ سے گردش آفتاب وسکون زمین کا ثبوت"۔

نیوٹن کا قانون کہ ہر دو جسم ایک دوسرے کو کھینچتے ہیں اس کا رد:

Force of Attraction کا نیوٹن کو 1665ء میں اس وقت پتہ چلا جب وہ ایک وبا سے بھاگ کر کسی گاؤں میں گیا، باغ میں بیٹھا تھا کہ درخت سے سیب ٹوٹا اسے دیکھ کر اسے سلسلہ خیالات چھوٹا جس سے قواعد کشش کا بھو کا پھوٹا۔

قول رضا: سیب گرنے اور جاذبیت (کشش/Attraction) کا آسیب (اثر) جاگنے میں بھی ایسا لزوم کا تھا کہ وہ (سیب) گرا اور یہ اُچھلا کیونکہ اس کے سوا اس کا کوئی سبب ہوسکتا ہی نہ تھا۔ ۱۶۶۵ء تک ہزاروں برس کے عقلا (عقلمند لوگ) سب اس فہم (Concept) سے محروم گئے تو گئے تعجب یہ ہے کہ اس سیب سے پہلے نیوٹن نے کبھی کوئی چیز زمین پر گرتی نہ دیکھی یا جب تک اس کا کوئی اور سبب خیال میں تھا جسے اس سیب نے گر کر توڑ دیا۔

نیوٹن کے خلاف قانون رضا:

اجسام میں اصلاً کسی طرف اُٹھنے گرنے سرکنے کا میل ذاتی نہیں The boady can never move it self بغیر کسی External قوت کے۔

سائنس کا قانون کہ سورج اور چاند کی کشش ثقل (Gravitational Force) کے باعث سمندر میں لہروں کا یہ بڑھاؤ اور گھٹاؤ پیدا ہوتا ہے جن کو Lunar Tides کہا جاتا ہے ان کو مدو جزر اور جوار بھاٹا بھی کہتے ہیں۔ سائنس کے مطابق جیسے جیسے چاند دنیا کے قریب آتا ہے سمندروں میں اونچی لہریں بنتی ہیں جب چاند ۱۴-۱۵-۱۶ کو سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے تو ان ایام میں سب سے اونچی لہر دنیا

کے تین سمندروں میں پیدا ہوتی ہے Atlantic, Indian Ocean & Pacificاور یہ عمل ہر ماہ اسی طرح Repeatہوتا ہے۔

امام احمد رضا کے Lunar Tides کے Scientific Causes پر اعتراضات:

۱) اگر چاند کی کشش ثقل اتنی طاقت ور ہے کہ ۱۴ تاریخ کو وہ سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور پانی کو اپنی طرف کھینچتا ہے جس کو سائنس Centipetal Force کہتی ہے جب کہ دوسری سمت جہاں چاند نہیں ہوتا وہاں اس کے Opposite جو قوت کام کرتی ہے اس کو Centrifugel Force کا نام دیا جاتا اور سائنس کے مطابق یہ Centrifugel Force دوسری طرف پانی کو اُچھالتی ہے۔ امام احمد رضا سوال کرتے ہیں کہ ان تین سمندروں کے علاوہ باقی سمندروں میں جیسے Baltic sea, Capsian sea, Persion gulf, Red sea, Mediterian seaمیں یہ Bulgding کیوں نہیں ہوتی۔

سورج کی Gravitational Force چاند سے زیادہ ہے جس وقت ایک طرف چاند چمک رہا ہوتا ہے تو دوسری جانب سورج چمکتا ہے اس کی کشش ثقل سے دوسری طرف کوئی فرق کیوں نہیں پڑتا اور اگر چاند سورج دونوں ایک جانب ہوں تو دونوں کی کشش ثقل سے پانی ایک طرف زیادہ اُچھلنا چاہیے، مگر ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

امام احمد رضا چونکہ پہلے Gravitational Force کا رد کر چکے ہیں اس لیے وہ اس کشش چاند کا بھی مکمل رد کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان تین سمندروں میں Lunar Tides کا فلسفہ بالکل مختلف ہے اور ان کے قانون کے مطابق بقیہ سمندروں میں Lunar Tides کا نہ ہونا بھی سمجھ آجاتا ہے امام احمد رضا نے اس مقام پر اپنی تھیوری بھی قرآن کی ایک چھوٹی سی آیت کے استدلال سے پیش کی اور

حوالہ دیا سورہ طور کی آیت نمبر ٦ کا:

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ

"اور قسم ہے سلگائے ہوئے سمندروں کی"

اور ایک حدیث کا سہارا لیا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک سمندر کے نیچے آگ ہے"۔(المستدرک للحاکم)

اس آگ کے سلگنے کے باعث حسن اتفاق سے Fullmoon کے وقت آگ کا بڑا شعلہ سمندر کے نیچے ان تین سمندروں میں جب دوبارہ سلگتا ہے تو پانی اس Heat کے باعث اُچھلتا ہے اور سمندروں کے اوپر Lunar Tides پیدا ہوتی ہے اور کیونکہ بقیہ سمندروں کے نیچے یہ آگ موجود نہیں ہے اس لیے وہاں کسی قسم کی Bulgding پیدا نہیں ہوتی اور وہاں سمندر کی اونچی لہریں نہیں بنتی ہیں۔

امام احمد رضا نے سمجھانے کی ایک اور مثال دی کہ جس طرح جلتے چولھے کے اوپر ہانڈی میں پانی یا دودھ کھول رہا ہے اسی طرح سمندر کے نیچے کی آگ اس پانی کو اوپر اُچھالتی ہے۔

سائنسی قانون کی آیت قرآن کے ساتھ مطابقت:

Ocaanic trenchs are prominent long, narrew, topgrahic depression (below 5-7 miles) of the ocean floor. They are typically 50-100 km wide, and 3-4 km deep below the level of the surrounding oceanic trenches were not clearly defined until late, 1950's.

But Imam Ahmad Raza discovered and informed the world with the help and guide line of Quraan in 1919/

1338 that the buldging of lunar tides are ressut of the oceonic lava eruption not the attraction of moon or sun.

قرآن مجید کی ایک اورسورہ التکویر کی آیت ٦ بھی ہے جس میں ارشاد خداوندی ہے:

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

"اور جب سمندر سلگائے جائیں"۔

مترجمین قرآن کی سمندر کے نیچے سلگنے کے قانون سے لاعلمی:

آخر میں اپنے قارئین کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ اردو قرآنی مترجمین میں امام احمد رضا خان قدس سرہ العزیز ان مترجمین میں بھی سرفہرست نظر آتے ہیں جن کی ترجمہ کرتے وقت قانون قدرت پر گہری نظر ہوتی ہے اور وہ اس جگہ ایسی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جس سے اس قانون کی نشاندہی ہوجاتی ہے اور پڑھنے والا اس سائنسی توجیہ کو بخوبی سمجھ لیتا ہے اہل علم کو 1950 میں اندازہ ہوا کہ دنیا کے تین بڑے Oceans میں بیچوں بیچ سمندر کی سطح سے 5-7 میل نیچے آگ کی خندقیں ہیں جن سے لاوا نکلتا ہے، قدرت کا کرشمہ نہ کہ کئی میل چوڑی اور چند میل گہری موٹی آگ کی تہہ پانی کو بخارات نہیں بناتی اور نہ ہی 7 میل موٹی پانی کی تہہ آگ کو بجھا پاتی ہے۔بس لاوا نکل کر ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور پانی گرم ہوجاتا ہے اور بس۔

اللہ عزوجل نے یقیناً اس عمل کو قرآن میں بیان کیا ہے اس عمل کو کون سمجھ پایا اور کون نہیں،تو نیچے چند مترجمین قرآن کا ان دو آیات سے متعلق ترجمہ ملاحظہ کیجیے کہ کوئی دوسرا مترجم قدرت کے اتنے بڑے عمل کو سمجھ نا سکا جب کہ امام احمد رضا جو ایک ایسے مترجم قرآن ہیں جن کو علوم اسلامیہ کے علاوہ جتنے علوم عقلیہ ہیں ان سب کا بھی بخوبی ادراک ہے،تب ہی تو انھوں نے قرآن اور صاحب قرآن کی حدیث کی روشنی میں وہ ترجمہ کیا جس سے نشاندہی ہورہی ہے کہ سمندر آج سے نہیں جب سے زمین

اور سمندر وجود میں آئے سمندر نیچے سے لاوا کے ذریعے سلگ رہا ہے۔

۱) وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ (سورہ طور:٦)

کسی نے ترجمہ کیا "اور قسم ہے دریائے شور کی جو پانی سے اوپر ہے"

کسی نے ترجمہ کیا "اور قسم ہے اُبلتے دریا کی"

کسی نے ترجمہ کیا "اور قسم ہے اُبلتے ہوئے دریا کی"

کسی نے ترجمہ کیا "اور قسم ہے موجزن سمندر کی"

جب کہ امام احمد رضا نے ترجمہ کیا: "اور قسم ہے سلگائے ہوئے سمندر کی"

سورہ تکویر کی آیت ٦ میں بھی مترجمین حقیقت تک نہ پہنچ سکے اور سطحی ترجمہ کر دیا:

۲) وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

کا کسی نے ترجمہ کیا "اور جب دریا بھڑکا دئے جائیں"

کسی نے ترجمہ کیا "جب دریا جھوکے جاوئیں"

کسی نے ترجمہ کیا "جب دریا آگ ہو جائیں گے"

کسی نے ترجمہ کیا "جب سمندر بھڑکا دئے جائیں گے"

جب کہ امام احمد رضا نے سمندر کے نیچے جو عمل جاری ہے اس کی ترجمانی کرتے ہوئے آیت کا ترجمہ یوں کیا: "اور جب سمندر سلگائے جائیں"

امام احمد رضا نے اس آیت کا یہ ترجمہ ۱۳۱۰ھ/۱۹۱۱ء میں فرمایا جب کہ سائنس اس وقت اس عمل سے نابلد تھی مگر وہ عالم قرآن اس کی نشاندہی کر چکا تھا۔ اس لحاظ سے اگر امام احمد رضا کو Volcanic eruption theory کا بانی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ھذا من فضل ربی

اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان بریلوی نے لاتعداد سائنسی موضوعات پر مضامین و مقالے لکھے ہیں، آپ نے تخلیق انسانی، بائیوٹیکنالوجی و جینیٹکس، الٹراساؤنڈ مشین کے اصول کی تشریح، پی زوالیکٹرک کی وضاحت، ٹیلی کمیونیکیشن کی وضاحت، فلوڈ ڈائنامکس کی تشریح، ٹوپولوجی (ریاضی کا مضمون)، زمین (ساکن یا متحرک)، چاند و سورج کی گردش، میٹرالوجی (چٹانوں کی ابتدائی ساخت)، دھاتوں کی تعریف، کورال (مرجان کی ساخت کی تفصیل)، زلزلوں کی وجوہات، مدّوجزر کی وجوہات وغیرہ تفصیل سے بیان کی ہیں۔ آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے، سورج کو حرکت پذیر، محوِ گردش (اور زمین کو ساکن) ثابت کرنے کے ضمن میں آپ کے دلائل بڑے اہمیت کے حامل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان اپنے دور کے فقیہ، مفتی، محدث، مُفسر، معلم اور اعلیٰ مصنف تھے۔ جب آپ ان کی تحریروں اور مقالہ جات کا مطالعہ کریں تو احساس ہوگا کہ آپ اپنے وقت سے بہت پہلے دنیا میں تشریف لے آئے تھے اور جن علوم پر تفصیلی مقالے لکھے ہیں وہ بہت عرصے کے بعد عوام کی سمجھ میں آئے ہیں۔

("ایک ہمہ جہت علمی شخصیت" روزنامہ جنگ کراچی، شمارہ ۱۳ اکتوبر ۲۰۲۱ء)